**محمد طاہر بوستان خان**

لیکچرار (اُردو)، کیڈٹ کالج سوات

**ڈاکٹر مظہر احمد**

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ پشتو، ملاکنڈ یونیورسٹی

**ڈاکٹر قدر واحد**

شعبہء پشتو، یونیورسٹی آف ملاکنڈ

# ڈاکٹر راحت اندوری اور حافظ الپوری کا فلسفہ قناعت

**Muhammad Tahir Bostan**
Lecturer Cadet College Swat.
**Dr.Mazhar Ahmad**
Assistant Professor Deptt; of Pashto University of Malakand.
**Dr.Qadar Wahid**
Deptt of Pashto, University of Malakand.

## Dr Rahat Indoori and Hafiz Alpuri's Philosophy of fulfillment

Both Hafiz Al-Puri and Dr Rahat Indori were prominent sources of their time. Their poetry is a model of contentment. Their poetry will always be emphasized in terms of fulfillment of thoughts and wisdom. In their poetry a distinct religious aspect was always found. Both of them are satisfied with their words. Both are true Muslims. Poetry for both of them has also been used as words for preaching. They succeeded in their goals to a great extent. Dr Rahat Indoor and Hafiz feel a sense of acceptance. Both of them have adopted a metaphysical approach in their poetry.

**Keywords:** *Establish, Preaching, Fulfillment, Contentment, Distinct, Succeed, Feel, Relationship, Emphasized, Aspect.*

ڈاکٹر راحت اندوری اور حافظ الپوری دونوں کا کلام قناعت سے مزین ہے۔ راحت یکم جنوری ۱۹۵۰ء کو بھارت میں پیدا ہوئے۔ آپ دیوی اہلیہ یونیورسٹی اندور میں اُردو ادب کے پروفیسر رہے۔ ۱۱ اگست ۲۰۲۰ء کو کرونا وائرس کی وجہ سے انتقال کر گئے۔ آپ کی شاعری کی گونج بھارتی پارلیمان میں بھی سنائی دی۔ حافظ الپوری دین دار

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ ۱۱۵۹ھ کو ضلع شانگلہ کے گاؤں الپوری میں پیدا ہوئے۔ حافظؒ کے اباؤ اجداد ہشت نگری پشاور سے بہ وجہ دشمنی ضلع شانگلہ (الپوری) ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے تھے۔ ان کا اپنا نام عبد الصمد تھا۔ چوں کہ آپ نے قرآن پاک کا حفظ کیا اس لیے حافظ الپوری کے نام سے مشہور ہوئے۔ اس کے ساتھ ساتھ دینی کتب بھی پڑھیں۔ علم کے حصول کے لیے انہوں نے سوات، بونیر اور پشاور کے اسفار کیے۔ ان کے کلام میں قناعت کی مثالیں موجود ہیں۔ وہ قناعت کے حوالے سے کہتے ہیں۔

زۀ نائب یم د مجنون په عاشقۍ کې
خلیفه د قارون نۀ یم چې مال غوارم (۱)

اس شعر میں حافظ الپوری قناعت کو اختیار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں اپنی قناعت میں خوش ہوں، میں بہ مثال قارون نہیں جو دنیا کے مال و دولت کا چاہنے والا ہوں۔ حافظ الپوری نے اس شعر میں اس دنیا کے انسانوں کو قناعت کی تعلیم دی ہے اور یہ واضح کیا ہے کہ صحیح مسلمان اس دنیا میں قارون کے مال و دولت کی طرح خزانے نہیں سمیٹے گا بل کہ وہ اپنی غربت میں اور اسے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے، پر خوش رہے گا۔

تم کو راحتؔ کی طبیعت کا نہیں اندازہ
وہ بھکاری ہے مگر مانگو تو دنیا دے دے (۲)

راحت اندوری کی شخصیت مجموعی طور پر دینی تھے۔ ان کے اوپر مذکورہ شعر سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کتنے قناعت پسند تھے۔ قناعت میں خود کو بھکاری تصور کرنا بندگی کی علامت ہے جسے راحت نے ظاہر کیا۔ حافظ الپوری کی طرح راحتؔ بھی اس دنیا کے پیچھے نہیں پڑتے بل کہ دنیا اور اس میں جو کچھ ہے، سے دُور بھاگتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ وہ قناعت میں خوش ہیں۔

صبر کړه حافظه که دې باب د معاش بند دے
ور به د جنت اول پرانېزي خوار مسکین ته
ناست یم لرې خوخ د قناعت په مېمون دار کې
مۀ مې ودروه د دنیا دارو استان ته (۳)

شاعر حافظ الپوری کہتے ہیں کہ اے انسان کیا ہوا کہ تجھ پر تنگی ہے، تم فکر نہ کرو اس دنیا کی زندگی گزر جائے گی، آخرت میں جنت کا دروازہ سب سے پہلے دنیا کے مسکینوں کے لیے کھولا جائے گا، میں بھی اس دنیا میں قناعت کو اپنائے ہوئے ہوں۔ آخری مصرع میں حافظؒ نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی ہے کہ مجھے دنیا میں تو جس طرح رکھتا ہے رکھو مگر مجھے دنیاداروں کے رحم و کرم پر نہ چھوڑ۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

جو مال تیرا تھا کل تک وہ اب پرائے کا ہے
یہی رواج مرے شہر کے سرائے کا ہے [۴]

راحتؔ دنیا کی حقیقت بتاتے ہیں کہ اس دنیا اور اس کے مال و اسباب پر کوئی بھروسا نہیں کرنا چاہیے کیوں کہ جس طرح شہر کے سرائے میں کوئی بندہ رات گزارنے کے لیے ٹھہرتا ہے اور رات گزر جانے کے بعد اپنی راہ لیتا ہے، ٹھیک اسی طرح دنیا کی بھی یہی حقیقت ہے، اس لیے آج دنیا کے مال و متاع پر غرور نہیں کرنا چاہیے۔ کیوں کہا گر آج یہ ایک انسان کے پاس ہے تو کل دوسرے کے پاس ہو گا۔

رزق مې توکل کړې خوګ مې کام په دا عسل کړې
نفس مې مهول کړې چې منقاد شي و فرمان ته [۵]

شاعر کہتے ہیں کہ میں نے اپنے رزق کا توکل اللہ تعالیٰ پر کیا ہے، میں اسے اپنا رازق مانتا ہوں۔ وہ اللہ تعالیٰ سے التجا کرتے ہیں کہ میرا نفس میرے کنٹرول میں رکھ تا کہ میں تیرے دین اور تیرے احکامات کو بخوبی پورا کر سکوں۔

حافظؔ یہاں بھی اس ڈر میں ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان مجھے بھڑکائے اور میں نے جو قناعت اختیار کی ہے، کہیں اسے نہ چھوڑوں۔ اس لیے وہ اپنے رب سے بدستِ دعا ہیں کہ یا اللہ تو میری مدد کر۔

راحت کہتے ہیں کہ جب ایک قناعت پسند انسان دنیا سے بھاگتا رہے، دنیا اس کے پیچھے بھاگے گی، مطلب یہ کہ دنیا سے کسی کو اگر کوئی سروکار نہیں ہو تا تو دنیا اس کی بن جاتی ہے اور پھر قناعت میں رہتے ہوئے وہ دنیا کا امیر ترین انسان بن جاتا ہے۔

جب بھی دنیا کو چھوڑنا چاہا
مجھ سے آکر لپٹ گئی دنیا [۶]

د دنیا طالب به موړ نهٔ شي بې خاورو
که ئي پټ کړې په زړهٔ نقره طِلا کي [۷]

شاعر کہتے ہیں کہ دنیا کا بھوکا ہمیشہ ہی بھوکا رہے گا، اسے اگر سونے چاندی کی وافر مقدار کیوں نہ حاصل ہو، اس کی بھوک نہیں مٹے گی۔ ایسے انسان کی بھوک قبر کی مٹی سے مٹ سکتی ہے۔

شاعر کے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اس دنیا میں جو انسان لالچی ہو اگر اس کو دنیا بھر کا سونا اور چاندی دے دی جائے تب بھی اس کی ہوس نہیں جائے گی اس کی لالچ صرف قبر ہی میں پوری ہو سکتی ہے۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

جب کہ راحتؔ آندوری بھی اس خیال کو تقویت دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں تو قناعت پسند ہوں اس لیے خود کو فقیروں میں شمار کیا ہے اور جب سے میں نے خود فقیروں میں شمار کیا ہے اس دن سے ساری دنیا میری ہو گئی ہے ، جہاں بھی چاہوں وہیں آسانی سے رہ سکتا ہوں۔ اصل میں راحتؔ کا مطلب یہ کہ امیروں کو اپنے مال و دولت سے اتنی محبت ہوتی ہے کہ وہ اسے چھوڑ کر کہیں نہیں جاسکتے جب کہ ہم غریبوں کا کوئی ٹھکانہ نہیں ہوتا تو کسی بھی جگہ کو آسانی سے اپنا مسکن بنا سکتے ہیں۔

ہم فقیروں کے لیے تو ساری دنیا ایک ہے
ہم جہاں جائیں گے اپنا گھر اُٹھالے جائیں گے (۸)

حافظ الپوری کہتے ہیں۔

نۀ مې صورت نۀمې دولت شته چې پکار شي د چا
د غريبۍ ژوندون کووم خلق ازار نۀ يمه (۹)

مطلب یہ کہ اس دنیا میں میری نہ ت و کوئی خوب صورتی ہے اور نہ ہی میرے پاس مالو دولت ہے جو کسی کے کام آجائے، اس لیے شکر ہے کہ میں غربت کیزندگی گزارتا ہوں اور کسی کو کوئی تکلیف دینے والا نہیں ہوں۔

حافظؔ کے اس شعر میں بڑا کمال ہے ، اس دنیا میں جب کوئی انتہائی غریب بن جاتا ہے تو وہ دوسرے انسانوں کے پیچھے پڑ جاتا ہے ،وہ چوری کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے اور لوگوں میں بدنام ہو جاتا ہے۔ اس لیے شاعر نے دوسرے مصرع میں کیا خوب بات کہی ہے کہ شکر ہے میں قناعت پسند ہوں اور کسی کا کچھ نہیں بگاڑ تا۔

جب کہ یہ خیال راحتؔ کے بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔

زمیں پہ رینگتے پھرنے کی ہم کو عادت ہے
ہمارے ساتھ نہ آئیں سواریوں والے (۱۰)

مطلب یہ کہ ہم قناعت پسند لوگ سخت قسم کی زندگی گزار رہے ہیں اور اس دنیا کے چاہنے والے سختی برداشت نہیں کرسکتے اس لیے ایسے لوگ ہمارے قافلے میں ہر گز شامل نہیں ہوسکتے۔

حافظؔ کہتے ہیں۔

خواري نېستي ګذرانه ووم په دې فاني جونګړي
که مې باقي دولت نصيب شي ګويا خوار نۀ يمه (۱۱)

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

شاعر حافظ الپوری کہتے ہیں میں قناعت میں خوش ہوں۔ اس دنیا کی غربت کوئی چیز نہیں، کیوں کہ یہ دنیا چند روزہ ہے، میری نظر عقبیٰ پر ہے جہاں غریب لوگ امیروں کے مقابلے میں زیادہ فائدے میں ہوں گے۔ اس لیے مجھے اس دنیا میں غربت ہی اچھی ہے، اس امید پر کہ مجھے قناعت نصیب ہو۔

راحت ؔاندوری کہتے ہیں۔

مجھے خبر ہے کہ میں سلطنت کا مالک ہوں
مگر بدن پہ ہیں کپڑے بھکاریوں والے (۱۲)

ایک بار پھر راحت ؔاپنی غربت کی حالت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اگرچہ میں جانتا ہوں کہ میں بادشاہ ہوں لیکن میرے بدن پر کپڑے بھکاریوں والے ہیں اور یہ اس لیے کہ میں حقیقت میں بادشاہ ہوں، میں قناعت میں زندگی بسر کر رہا ہوں۔ راحت ؔکے اس خیال کو اگر دیکھا جائے تو اسلام کے پرانے حکمرانوں نے بادشاہی میں ہی فقیری کی اس لیے وہ اعلیٰ مقام پر فائز ہوئے۔

حافظ ؔقناعت کے حوالے سے کہتے ہیں۔

دنیا مې نیشته محتاج ګورم د مولا و درته
په چاپلوسۍ ولاړ په در د دنیا دار نهٔ یمه (۱۳)

اس شعر میں شاعر حافظ الپوری کہتے ہیں کہ میں اس دنیا میں فقیروں جیسی زندگی بسر کر رہا ہوں، میں ہر صورت میں اللہ تعالیٰ کی مدد کا منتظر ہوں، بس اتنا ہے کہ دنیا والوں کی چاپلوسی نہیں کر رہا۔ یہی وجہ ہے کہ میں دنیا کا خواہاں نہیں ہوں۔ حافظ ؔکے کہنے کا مطلب بھی یہ ہے کہ اگر انسان اس دنیا میں غریب ہے تو اسے اپنی غربت پر صبر کرنا چاہیے نہ کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ انسانوں سے مانگتا پھرے، کیوں ایسا کرنے میں رسوائی ہے۔

راحت ؔدنیا کی حقیقت بتاتے ہوئے کہتے ہیں۔

جو آج صاحبِ مسند ہیں کل نہیں ہوں گے
کرائے دار ہیں ذاتی مکان تھوڑی ہے (۱۴)

بڑے وثوق کے ساتھ راحت ؔکہتے ہیں کہ اس دنیا میں تو ہماری مثال مکان میں کرائے دار کی ہے، یہ دنا ہمارے گھر کی طرح ہماری نہیں۔ اس دنیا میں آج جو لوگ صاحبِ ثروت ہیں وہ کل ایسے نہیں ہوں گے کیوں کہ اس دنیا کی زندگی عارضی ہے۔ اس لیے میں اللہ پر توکل کرتا ہوں اور قناعت اختیار کیا ہوں۔

حافظ ؔقناعت کے حوالے کہتے ہیں۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

دهغې جهان دولت غواړه حافظه
که دلې له هر چا کوز په مرتبه ئې [۱۵]

شاعر کہتے ہیں کہ اس دنیا میں اگر کسی مسلمان کے پاس مال و دولت اور جمع پونجی نہیں تو کوئی بات نہیں، اگر ایسا انسان اس دنیا میں قناعت اختیار کرے اور اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو جائے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ آخرت میں اس کا بلند مرتبہ ہو گا۔

راحتؔ کہتے ہیں۔

ہمیں چمکتی ہوئی سردیوں کا خوف نہیں
ہمارے پاس پرانا لحاف ہے جانی [۱۶]

قناعت کی حالت بیان کرتے ہوئے راحتؔ بڑے خلوص اور یقین کے ساتھ اپنے پاس اللہ تعالیٰ کے دیے پر بہت راضی ہیں، اس لیے انہیں دنیا کی کسی چیز کا غم نہیں۔

عاشقان د قناعت په کرسی ناست دي
د زاهد زړۀ ولاړ زېر مې د کفاف ته [۱۷]

مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ کے عاشق لوگ قناعت کی کرسی پر بیٹھے ہیں اور وہ دنیا سے الگ رہ کر اللہ تعالیٰ کی یاد میں مصروف ہیں اور حسبِ استطاعت خرچہ کرتے ہیں۔ اس شعر میں حافظ الپوری نے ایک صحیح مسلمان کی حالت بیان کی ہے کہ اگر وہ اللہ اور اس کے رسول کی خواہشات کے مطابق زندگی گزارے گا تو دونوں جہاں میں فلاح پائے گا۔ ایسے لوگ نہ تو کنجوس ہوتے ہیں اور نہ ہی فضول خرچ۔

ہم پہ حاکم کا کوئی حکم نہیں چلتا ہے
ہم قلندر ہیں شہنشاہ لقب کرتے ہیں [۱۸]

مندرجہ بالا شعر میں راحتؔ اپنی بادشاہی بیان کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اگرچہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کا بہت کچھ دیا ہے مگر دنیاوی لوگوں کی نظروں میں ہم فقیر ہیں اس لیے ہم پر حاکمِ وقت کا کوئی حکم اثر پذیر نہیں۔ یعنی مطلب یہ کہ دنیا میں تو لوگ حاکموں کے احکام کو اس لیے مانتے ہیں کہ وہ ان سے طمع کرتے ہیں جب کہ ہمارا تعلق اللہ تعالیٰ سے ہے ہم اللہ سے مانگتے ہیں اس لیے ہم حاکموں کے حکم کے تابع نہیں۔

حافظ الپوری کہتے ہیں۔

مال دې نشته دے په دا معنې فقير ئې
حال و قال به دې په سير د فقير نۀ شي [۱۹]

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

حافظ کہتے ہیں کہ اے انسان آج تیرے پاس اس دنیا میں مال نہیں ہے اس لیے تم خود کو فقیر کہتے ہو، نہیں ہر گز نہین، یہ فقیری نہیں بل کہ امیری ہے۔ اگر تم قناعت اپنائے ہوئے ہو تو یاد رکھو کہ تم دونوں جہاں میں کبھی بھی فقیر نہیں بن سکتے۔

اپنا مالک، اپنا خالق افضل ہے
آتی جاتی سرکاروں سے کیا لینا(۲۰)

راحت اندوری ایک سچے مسلمان کا ثبوت فراہم کرتے ہوئے مندرجہ بالا شعر میں ایک اللہ کی وحدانیت کو بیان کرتے ہیں۔ انہیں بدلتی سرکاروں سے مانگنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی ذات سے مانگنا بہتر ہے۔ ان کے اشعر اسے پتا چلتا ہے کہ وہ حافظ الپوری کی طرح قناعت پسند ہیں اور قناعت پسندی کی تعلیم دیتے ہیں۔

حافظه ونغړدهٔ دي مزکې د کرم سيندونه
چې بهرور ئي له مجلسه تلهٔ نمانزلي ياران(۲۱)

حافظ اس دنیا کی حقیقت کو سمجھ چکے ہیں اس لیے اس نے یہاں دل لگانا چھوڑ دیا، کیوں کہ اس کے سامنے ان کے دوست اس دارِ فانی سے رخصت ہو گئے اور اپنے ساتھ کچھ بھی نہ لے جا سکے۔

اونچے اونچے درباروں سے کیا لینا
بے چارے ہیں بے چاروں سے کیا لینا
ہم ٹھہرے بنجارے ہم بنجاروں کو
دروازوں اور دیواروں سے کیا لینا(۲۲)

یہاں پھر راحت اندوری انسانی طاقتوں کے خلاف ہیں، ان کے نزدیک انسانی طاقتیں کچھ کام کی نہیں، بس دکھلاوا ہے، خود کو غریبوں میں شمار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم غریبوں سے کسی کو کیا لینا دینا ہوتا ہے، یہ در و دیوار خود مانگنے کی محتاج ہیں۔

راحت اندوری اور حافظ الپوری کے کلام میں قناعت کے حوالے سے یکسانیت پائی جاتی ہے، لگتا ہے دونوں ایک ہی وقت میں جے رہے ہوں اور دونوں کو ایک دوسرے کی دل کی کیفیت کا پتہ تھا۔

په اوبو د صبر مړ کا اور د قهر
په صابر باندې عطا ئے سبحاني ده
لمن خلاصه کړه د نفس له تېرهٔ خاره
کل دنيا درته باغچه و ريحاني ده (۲۳)

حافظ کہتے ہیں کہ تم کسی بھی مسئلے میں صبر سے کام لیا کرو کیوں کہ صبر ہی سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو تی ہے، وہ مزید تاکید کرتے ہیں کہ اے انسان! اپنے نفس کو قابو میں رکھو، جب تم قناعت کے ذریعے اپنے نفس پر قابو رکھو گے تو دنیا تیرے تابع ہو جائے گی۔

چلو فلک پہ کہیں گھر تلاش کرتے ہیں
زمیں پہ کچھ نہیں حاصل حصول ہونے کا[۲۴]

فلک پہ گھر تلاش کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ کہ زمین تنگ ہے مگر راحت کو اللہ تعالیٰ نے وسیع سوچ دے رکھی تھی، وہ زمین والوں کی حالت دیکھ کر دل برداشتہ ہوتے ہیں اور قناعت میں رہتے ہوئے آسمان کی وسعتوں میں اپنا مقام تلاش کر رہے ہیں۔

حافظ بې ماله غني دے كه شاكر شي
خزانه ئي د قرآن سبع المثاني ده[۲۵]

حافظ خود کو بغیر مال کے غنی کہتے ہیں کیوں کہ وہ ہر حالت میں اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں، اس کے لیے تو دنیا میں خزانہ موجود ہے اور وہ خزانہ سورۃ الفاتحہ ہے۔

آسماں اوڑھ کے سوئے ہیں کھلے میداں میں
اپنی یہ چھت کسی دیوار کی محتاج نہیں[۲۶]

یہاں راحت بڑی حقیقت بیان کرتے ہیں، اس دنیا میں انسان دوسرے انسان کا محتاج ہے، بعض تو ایسے حاجت مند بن گئے ہیں کہ اپنے مقاصد کیخاطر انسان کو سجدہ تک بھی کرنے سے گریز نہیں کرتے۔ ایک راحت "ہیں کہ حافظ الپوری کی طرح اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کو قبول کرتے ہیں اور اپنے آپ کو اللہ کی ذات کے سوا کسی اور کا محتاج نہیں بناتے۔

سوک کړه حرص وګي په بسيار دولت كي خوار وي
چا صبر اختيار كړو ورته صبر شو دولت[۲۷]

اس شعر میں شاعر حافظ الپوری کہتے ہیں کہ بعض لوگ ایسے ہیں جو صبر نہیں کرتے اور حرص میں آکر دنیا کے پیچھے پڑ جاتے ہیں جب کہ ایسے لوگ بھی ہیں جو قناعت اختیار کیے ہوئے ہیں، یہی قناعت ان کے لیے دولت بن جاتی ہے۔

لاؤں میں تم کو سمندر کے علاقے لکھ دوں

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

میرے حصے میں یہ قطرہ ہے، یہی کافی ہے (۲۸)

اس دنیا میں لالچیلوگوں کی کمی نہیں، انہی لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے راحتؔ کہتے ہیں کہ مجھے سمندروں کی ضرورت نہیں، مجھے بس اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا برکت بھرا ایک قطرہ ہی کافی ہے۔

مبارک دولت که غواړي قناعت دے
د قانع له اندیخنو فارغ فواد شي (۲۹)

شاعر کہتے ہیں کہ اگر تم دولت چاہتے ہو تو سب سے بڑی دولت قناعت ہے۔ قناعت پسند آدمی کا دل ہر قسم کی مصیبتوں سے آزاد ہو جاتا ہے۔

جتنا دیکھ آئے ہیں، اچھا ہے، یہی کافی ہے
اب کہاں جایئے، دنیا ہے، یہی کافی ہے (۳۰)

انسان اس دنیا میں کب تک رہے گا، وہ کہاں تک انعامات سمیٹے گا جب کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔ راحتؔ دنیا خوب دیکھ چکے، انہیں دنیا کی رنگینیاں ساتھ لے کر نہیں گئیں، ان کے لیے تو قناعت میں گزر بسر کر ہی دنیا سے جانا اچھا لگتا ہے۔

قناعت چي په ساسکي صدف وکا
یکدانه بیش بها در ترې مستفاد شي
قناعت همائے په هسې شرف خاص کړ
چې په ظل ئې ګدایان د خدائے په یاد شي
(۳۱)

ان اشعار میں شاعر قناعت کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ قناعٹ اختیار کرنے سے تھوڑی سی چیز انسان کے لیے بڑی بن جاتی ہے۔ اگر قناعت اختیار کی جائے تو گدا لوگ بھی دولت مند بن جاتے ہیں اور انہی غریبوں کو اللہ تعالیٰ کی یاد آجاتی ہے، اگر انسان اللہ کو یاد رکھے گا تو اللہ تعالیٰ ایسے انسانوں کے لیے وسیلہ بن جاتا ہے۔

خالی کشکول پہ اِترائی ہوئی پھرتی ہے
یہ فقیری کسی دستار کی محتاج نہیں (۳۲)

راحتؔ خالی کشکول کی حقیقت سے خوب آگاہ ہیں اس لیے انہیں دنیا کی دستاروں کی کوئی فکر نہیں۔ ان کے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی ہے کہ یہ دنیا کسی کی بھی نہیں، یہ بڑی عیّار اور چالاک ہے، اس لیے وہ ضروری سمجھتے ہیں کہ قناعت اختیار کی جائے۔

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

د دنیا ناقص دولت ګڼې نا سیزه
چې روزي ئي د عرفان دولت وافر شي (۳۳)

حافظ قناعت پسند لوگوں کی حالت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ایسے لوگ دنیاوی مال ودولت کے پیچھے نہیں پڑتے، ایسے لوگ اللہ کے دیے پر راضی ہوتے ہیں اور قناعت اختیار کیے ہوتے ہیں۔

خود کفیلی کا ہنر سیکھ لیا ہے میں نے
زندگی اب کسی سرکار کی محتاج نہیں (۳۴)

راحتؔ اس دنیا میں خود کفیلی کا مزا دیکھ چکے، اس لیے وہ دنیا دار نہیں۔ وہ اپنی غربت میں خوش ہیں بل کہ اپنی غربت کو اللہ تعالیٰ کی نعمت سمجھتے ہیں وہ اس لیے کہ غربت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ نے انہیں قناعت کی دولت سے مالا مال کیا ہوا ہے۔

دنیا دار په دنیا نۀ دي ماړه شوي
له مفلسه سله زیات د مکسر شي (۳۵)

شاعر کہتے ہیں کہ دنیادار لوگ دنیا سے کبھی سیر نہیں ہوتے، ان کے مقابلے میں جو قناعت پسند لوگ ہوتے ہیں انہیں اپنی مفلسی سے محبت ہوتی ہے۔

کۀ مالک شي د قنطار صبر ئې نۀ وي
دیوې رتی په زیان خرین خاطر شي (۳۶)

دنیادار لوگوں کو اگر دنیاو یمال و دولت کے انبار لگا دیے جائیں تو بھی وہ سیر نہیں ہوگے بل کہ مزید کی طلب کریں گے، دوسری طرف اگر ان کا چھوٹا نقصان ہو جائے تو غمزدہ ہو جاتے ہیں۔

ایسا کیوں ہوتا ہے؟ اس کی وجہ دنیا کی لالچ ہے جو دنیاداروں میں ہمیشہ رہتی ہے۔

حافظ الپوری اور راحتؔ اندوری کا خیال ہے کہ اس دنیا کی تکالیف اور یہاں کی غربت اتنی مشکل نہیں جتنی آخرت کی مشکلات ہیں، اس دنیا کی زندگی تو ختم ہو جائے گی لیکن آخرت کی زندگی کے لیے سوچنا چاہیے۔ اس لیے ضروری ہے کہ اس دنیا میں قناعت سے کام لیا جائے۔ ان کے کلام سے اندازہ ہوتا ہے کہ دونوں کو اللہ تعالیٰ نے قناعت کے لطف سے آشنا کیا تھا۔ اس لیے تو دوونں نے اپے کلام میں جابجا قناعت اختیار کرنے کی تاکید کی ہے۔ اگر

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

ایک طرف حافظ الپوری صوفی شاعر تھے تو دوسری طرف ہم دیکھ سکتے ہیں کہ راحت کے کلام میں بھی صوفیانہ رنگ موجود ہے۔

حوالہ جات


۱۔ دیوانِ حافظ الپوری۔ شعیب سنز پبلشرز اینڈ بک سیلرز، سوات مارکیٹ جی ٹی روڈ مینگورہ سوات ۲۰۲۰ء ص۔ ۱۰۳،۱۰۴

۲۔ کلام راحت اندوری (انتخاب غزل) رنگِ ادب پبلی کیشنز، کراچی اشاعت دوم اپریل ۲۰۱۹ء ص۔ ۳۲۴

۳۔ دیوانِ حافظ الپوری۔ شعیب سنز پبلشرز اینڈ بک سیلرز، سوات مارکیٹ جی ٹی روڈ مینگورہ سوات ۲۰۲۰ء ص۔ ۱۰۷

۴۔ کلام راحت اندوری (انتخاب غزل) رنگِ ادب پبلی کیشنز، کراچی اشاعت دوم اپریل ۲۰۱۹ء ص۔ ۳۰۶

۵۔ دیوانِ حافظ الپوری۔ ص۔ ۱۰۸

۶۔ کلام راحت اندوری (انتخاب غزل) رنگِ ادب پبلی کیشنز، کراچی اشاعت دوم اپریل ۲۰۱۹ء ص۔ ۲۷۶

۷۔ دیوانِ حافظ الپوری۔ ص۔ ۱۱۲، ۱۱۳

۸۔ کلام راحت اندوری (انتخاب غزل) رنگِ ادب پبلی کیشنز، کراچی اشاعت دوم اپریل ۲۰۱۹ء ص۔ ۲۶۱

۹۔ دیوانِ حافظ الپوری۔ ص۔ ۱۴۳

۱۰۔ کلام راحت اندوری (انتخاب غزل) رنگِ ادب پبلی کیشنز، کراچی اشاعت دوم اپریل ۲۰۱۹ء ص۔ ۲۴۴

۱۱۔ دیوانِ حافظ الپوری۔ ص۔ ۱۴۳

۱۲۔ کلام راحت اندوری (انتخاب غزل) رنگِ ادب پبلی کیشنز، کراچی اشاعت دوم اپریل ۲۰۱۹ء ص۔ ۲۴۳

۱۳۔ دیوانِ حافظ الپوری۔ ص۔ ۱۴۳

۱۴۔ کلام راحت اندوری (انتخاب غزل) رنگِ ادب پبلی کیشنز، کراچی اشاعت دوم اپریل ۲۰۱۹ء ص۔ ۱۳۵

۱۵۔ دیوانِ حافظ الپوری۔ ص۔ ۱۴۶

۱۶۔ کلام راحت اندوری (انتخاب غزل) رنگِ ادب پبلی کیشنز، کراچی اشاعت دوم اپریل ۲۰۱۹ء ص۔ ۱۲۴

۱۷۔ دیوانِ حافظ الپوری۔ ص۔ ۱۴۷

۱۸۔ کلام راحت اندوری (انتخاب غزل) رنگِ ادب پبلی کیشنز، کراچی اشاعت دوم اپریل ۲۰۱۹ء ص۔ ۸۹

۱۹۔ دیوانِ حافظ الپوری۔ شعیب سنز پبلشر ز اینڈ بک سیلرز، سوات مار کیٹ جی ٹی روڈ مینگورہ سوات ۲۰۲۰ء ص۔ ۱۵۲

۲۰۔ کلام راحت اندوری (انتخاب غزل) رنگِ ادب پبلی کیشنز، کراچی اشاعت دوم اپریل ۲۰۱۹ء ص۔ ۸۸

۲۱۔ دیوانِ حافظ الپوری۔ شعیب سنز پبلشر ز اینڈ بک سیلرز، سوات مار کیٹ جی ٹی روڈ مینگورہ سوات ۲۰۲۰ء ص۔ ۱۷۸

۲۲۔ کلام راحت اندوری (انتخاب غزل) رنگِ ادب پبلی کیشنز، کراچی اشاعت دوم اپریل ۲۰۱۹ء ص۔ ۸۷

۲۳۔ دیوانِ حافظ الپوری۔ شعیب سنز پبلشر ز اینڈ بک سیلرز، سوات مار کیٹ جی ٹی روڈ مینگورہ سوات ۲۰۲۰ء ص۔ ۱۹۰

۲۴۔ کلام راحت اندوری (انتخاب غزل) رنگِ ادب پبلی کیشنز، کراچی اشاعت دوم اپریل ۲۰۱۹ء ص۔ ۴۸

۲۵۔ دیوانِ حافظ الپوری۔ شعیب سنز پبلشر ز اینڈ بک سیلرز، سوات مار کیٹ جی ٹی روڈ مینگورہ سوات ۲۰۲۰ء ص۔ ۱۹۲

۲۶۔ کلام راحت اندوری (انتخاب غزل) رنگِ ادب پبلی کیشنز، کراچی اشاعت دوم اپریل ۲۰۱۹ء ص۔ ۳۸

۲۷۔ دیوانِ حافظ الپوری۔ شعیب سنز پبلشر ز اینڈ بک سیلرز، سوات مار کیٹ جی ٹی روڈ مینگورہ سوات ۲۰۲۰ء ص۔ ۱۹۳، ۱۹۲

۲۸۔ کلام راحت اندوری (انتخاب غزل) رنگِ ادب پبلی کیشنز، کراچی اشاعت دوم اپریل ۲۰۱۹ء ص۔ ۳۰

۲۹۔ دیوانِ حافظ الپوری۔ شعیب سنز پبلشر ز اینڈ بک سیلرز، سوات مار کیٹ جی ٹی روڈ مینگورہ سوات ۲۰۲۰ء ص۔ ۲۰۱

۳۰۔ کلام راحت اندوری (انتخاب غزل) رنگِ ادب پبلی کیشنز، کراچی اشاعت دوم اپریل ۲۰۱۹ء ص۔ ۲۹

۳۱۔ دیوانِ حافظ الپوری۔ شعیب سنز پبلشر ز اینڈ بک سیلرز، سوات مار کیٹ جی ٹی روڈ مینگورہ سوات ۲۰۲۰ء ص۔ ۲۰۱

۳۲۔ کلام راحت اندوری (انتخاب غزل) رنگِ ادب پبلی کیشنز، کراچی اشاعت دوم اپریل ۲۰۱۹ء ص۔ ۳۸

۳۳۔ دیوانِ حافظ الپوری۔ شعیب سنز پبلشر ز اینڈ بک سیلرز، سوات مار کیٹ جی ٹی روڈ مینگورہ سوات ۲۰۲۰ء ص۔ ۲۰۵

ISSN (Print): 2709-9636 | ISSN(Online) : 2709-9644 | ISSN-L : 2709-9636

۳۴۔ کلام راحت اندوری (انتخاب غزل) رنگِ ادب پبلی کیشنز، کراچی اشاعت دوم اپریل ۲۰۱۹ء ص۔ ۳۸

۳۵۔ دیوانِ حافظ الپوری۔ شعیب سنز پبلشرز اینڈ بک سیلرز، سوات مارکیٹ جی ٹی روڈ مینگورہ سوات ۲۰۲۰ء ص۔ ۲۰۵

۳۶۔ ایضاً